نصیحت، تادیب اور تعزیر

خواتین کے حقوق کے حوالے سے پنجاب اسمبلی میں منظور ہونے والے بل پر جس بحث کا آغاز ہوا وہ اسلامی نظریاتی کونسل کے مجوزہ بل سے ہوتی ہوئی ہمارے اخبارات کے کالموں اور برقی ذرائع ابلاغ کے چینلوں پر خواتین پر تشدد تک آ گئی۔ کئی کالم نگار اور وزیر قانون پنجاب حدیں پار کر گئے۔ مولانا سیّدابوالاعلیٰ مودودی نے خواتین کے حقوق پر مکمل کتاب حقوق الزوجین لکھی ہے جو آج بھی حسبِ حال ہے۔ اس کا ایک مختصر حصّہ جو خاص اس پہلو سے متعلّق ہے جو کچھ زیادہ ہی موضوع بنا ہوا ہے، پیش کیا جا رہا ہے۔ جو مسئلے کے ہر پہلو سے تفصیل سے آگاہ ہونا چاہتے ہیں، اس کتاب کا مطالعہ فرمائیں۔ (ادارہ)

اگر عورت اپنے شوہر کی اطاعت نہ کرے یا اس کے حقوق میں سے کسی حق کو تلف کرے تو ایسی صورت میں مرد پر لازم ہے کہ پہلے اس کو نصیحت کرے، نہ مانے تو اس کو اختیار ہے کہ اپنے برتاؤ میں حسبِ ضرورت اس کے ساتھ سختی کرے، اور اگر اس پر بھی نہ مانے تو وہ اس کو مار سکتا ہے، یہاں تک کہ وہ اس کی اطاعت کرنے لگے:

وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَ اهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْهِنَّ سَبِیْلًا ط (النساء ۴:۳۴)

اور جن عورتوں سے تم نشوز[1] دیکھو ان کو نصیحت کرو اور بستروں پر ان کو چھوڑ دو اور ان کو مارو۔ اگر وہ تمھاری اطاعت کریں تو پھر ان پر سختی کرنے کا کوئی طریقہ نہ ڈھونڈو۔

اس آیت میں وَ اهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ (یعنی بستروں پر ان کو چھوڑ دو) فرما کر سزا کے طور پر ترکِ مباشرت کی اجازت دی گئی ہے۔ مگر آیتِ ایلاء (البقرہ ۲:۲۲۷) نے اس کے

۱- نشوز کے معنی ارتفاع کے ہیں۔ اصطلاح میں اس سے مراد ادائے حق سے اعراض ہے، خواہ وہ عورت کی طرف سے ہو یا مرد کی طرف سے۔

لیے ایک فطری حد مقرر کر دی ہے کہ یہ بستر کی علیحدگی چار مہینے سے زیادہ نہ ہو۔ جو عورت اتنی نافرمان اور شوریدہ سر ہو کہ شوہر ناراض ہو کر اس کے ساتھ سونا چھوڑ دے اور وہ جانتی ہو کہ چار مہینے تک یہ حالت قائم رہنے کے بعد شوہر از روے احکامِ الٰہی اس کو طلاق دے دے گا، اور پھر بھی وہ اپنے نشوز سے باز نہ آئے، وہ اسی قابل ہے کہ اسے چھوڑ دیا جائے۔ چار مہینے کی مدت ادب سکھانے کے لیے کافی ہے۔ اس سے زیادہ مدت تک یہ سزا دینا غیر ضروری ہوگا۔ کیوں کہ اتنے دن تک اس کا نشوز پر قائم رہنا، یہ جانتے ہوئے کہ اس کا نتیجہ طلاق ہے، اس بات کی دلیل ہے کہ اس میں ادب سیکھنے کی صلاحیت ہی نہیں ہے، یا وہ حُسنِ معاشرت کے ساتھ کم از کم اس شوہر سے نباہ نہیں کر سکتی۔ نیز اس سے وہ مقاصد بھی فوت ہونے کا اندیشہ ہے جن کے لیے ایک مرد کو ایک عورت کے ساتھ رشتۂ مناکحت میں باندھا جاتا ہے۔ ممکن ہے ایسی حالت میں شوہر اپنی خواہشاتِ نفس پوری کرنے کے لیے کسی ناجائز طریقے کی طرف مائل ہو جائے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ عورت کسی اخلاقی فتنے میں مبتلا ہو جائے۔ یہ بھی اندیشہ ہے کہ جہاں میاں بیوی میں سے ایک اس قدر ضدی اور شوریدہ سر ہو وہاں زوجین میں مؤدت و رحمت قائم نہ ہو سکے گی۔

امام سفیان ثوری سے وَ اهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ کے معنی میں ایک دوسرا قول منقول ہے۔ وہ کلامِ عرب سے استدلال کر کے کہتے ہیں کہ ھجر کے معنی، باندھنے کے ہیں۔ ھَجَرَ الْبَعِيْرا اذا ربطه صَاحِبُهٗ بِالْهِجَارِ۔ ہجار اُس رسّی کو کہتے ہیں جو اُونٹ کی پیٹھ اور ٹانگوں کو ملا کر باندھی جاتی ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا مقصود یہ ہے کہ جب وہ نصیحت نہ قبول کریں تو گھر میں ان کو باندھ کر ڈال دو۔ لیکن یہ معنی قرآنِ مجید کے منشاء سے بعید ہیں۔ فِي الْمَضَاجِعِ کے الفاظ میں قرآن نے اپنے منشا کی طرف صاف اشارہ کر دیا ہے۔ مضجع سونے کی جگہ کو کہتے ہیں اور سونے کی جگہ میں باندھنا بالکل بے معنی بات ہے۔

دوسری سزا جس کی اجازت زیادہ شدید حالات میں دی گئی ہے، مارنے کی سزا ہے۔ مگر اس کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ قید لگا دی ہے کہ ضربِ شدید نہ ہونی چاہیے:

اِضْرِبُوْهُنَّ اِذَا عَصَيْنَكُمْ فِي الْمَعْرُوْفِ ضَرْبًا غير مُبَرِّحٍ وَلَا بِضَرْبِ الْوَجْهِ وَلَا يقبح، اگر وہ تمھارے کسی جائز حکم کی نافرمانی کریں تو ان کو ایسی مار مارو جو زیادہ تکلیف دہ نہ ہو۔ منہ پر نہ مارے اور گالم گلوچ نہ کرے۔

یہ دو سزائیں دینے کا مرد کو اختیار دیا گیا ہے مگر جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، سزا اُس نافرمانی پر دی جاسکتی ہے جو مرد کے جائز حقوق سے متعلّق ہو۔ نہ یہ کہ ہر جا و بے جا حکم کی اطاعت پر اصرار کیا جائے اور عورت نہ مانے تو اس کو سزا دی جائے۔ پھر قصور اور سزا کے درمیان بھی تناسب ہونا چاہیے۔ اسلامی قانون کے کلیات میں سے ایک کلیہ یہ بھی ہے کہ فَمَنِ اعْتَدٰی عَلَیْکُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَیْہِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰی عَلَیْکُمْ (البقرہ ۲:۱۹۴) ’’جو کوئی تم پر زیادتی کرے اس پر اتنی ہی زیادتی کرو جتنی اس نے کی ہے‘‘۔ زیادتی کی نسبت سے زیادہ سزا دینا ظلم ہے۔ جس قصور پر نصیحت کافی ہے اس پر ترکِ کلام، اور جس پر ترکِ کلام کافی ہے اس پر ھجر فی المضاجع، اور جس پر ھجر فی المضاجع کافی ہے اس پر مارنا ظلم میں شمار ہوگا۔ مار ایک آخری سزا ہے جو صرف شدید اور ناقابلِ برداشت قصور پر ہی دی جاسکتی ہے اور اس میں بھی وہ حد ملحوظ رکھنا ضروری ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائی ہے۔ اس سے تجاوز کرنے کی صورت میں مرد کی زیادتی ہوگی اور عورت کو حق ہوجائے گا کہ اس کے خلاف قانون سے امداد طلب کرے۔ (حقوق الزوجین، ص ۴۵-۴۸)

پروفیسر عبدالجبار شاکرؒ سیرت ایوارڈ ۱۴۳۷ھ/2016ء
پروفیسر عبدالجبار شاکرؒ نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، اقبالیات اور مخطوطات کے حوالے سے ایک عظیم الشان لائبریری بیت الحکمت کے نام سے قائم کی۔
- اس مقابلے میں سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر شائع ہونے والی اردو نثری، مترجم اور منظوم کتب شامل کی جائیں گی۔
- اس مقابلے میں ۱۴۳۷ھ کے دوران شائع ہونے والی کتب شامل ہوں گی۔
- ہر کتاب کی چار عدد کاپیاں ۱۵ر محرم ۱۴۳۸ھ تک وصول ہونا چاہئیں، بعد میں یا کم آنے والی کتابیں مقابلے میں شامل نہیں ہوں گی۔
- منصفین کا فیصلہ حتمی ہوگا اور اُس کا احترام کیا جائے گا، فیصلے کا اعلان ربیع الاول میں کیا جائے گا۔
25000/- روپے　10000 روپے
چھٹے سیرت ایوارڈ کے انعام یافتگان

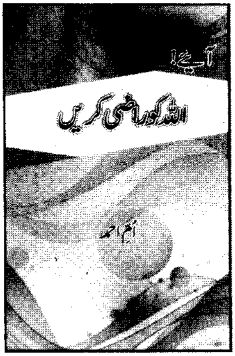

صفحات: 72 قیمت: 65

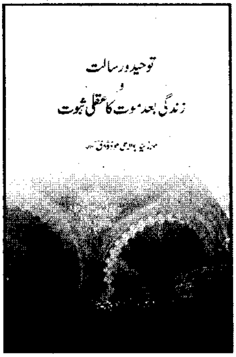

صفحات: 32 قیمت: 25

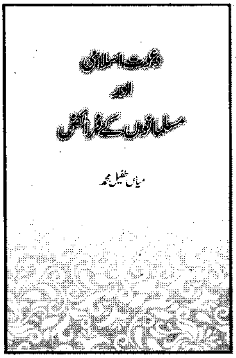

صفحات: 96 قیمت: 60

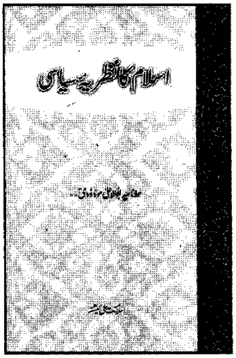

صفحات: 32 قیمت: 25

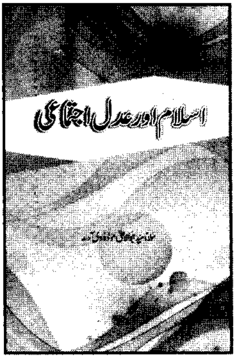

صفحات: 24 قیمت: 25

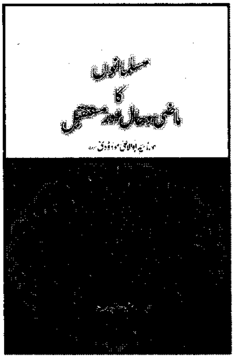

صفحات: 48 قیمت: 40

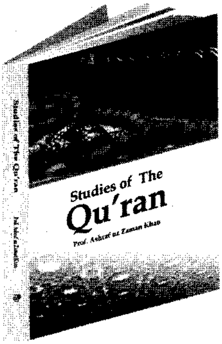

Price: Rs. 300

Studies of The
Qu'ran

Prof. Ashraf uz Zaman Khan

Introduction Themes Subjects Conclusion

of all surah of 30th Para & Surah Al-Fatiha

Ph: 042-35252501-2, Mob: 0322-4673731
Email: islamicpak@gmail.com, f/islamicpublication

اسلامک پبلی کیشنز منصورہ ملتان روڈ لاہور